26 ۔ اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

شگفتہ صغیر الحسنین ترمذی)

خلاصہ

پاکستان چونکہ دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے ہماری موجودہ حکومت نے اور افواجِ پاکستان نے اس بات کا عزم کر رکھا ہے کہ وہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی۔اس سلسلے میں سب سے بڑا عملی قدم ''ضربِ عضب ''صورت میں افواجِ پاکستان بر سر پیکار ہے۔

حکومتِ پاکستان نے تحریری مواد کی صورت میں پاکستان کے آنے والی نسلوں کو شعور و آگہی دینے کے لیے عملی اقدامات کیے ہیں۔زیرِ نظر مضمون جو کہ طلباء میں ذوق آگہی بڑھائے گا وہاں اُن میں مشکل حالات سے نبٹنے کے لیے مدد دے گا۔

عباس جب بیدار ہوا تو نماز پڑھ کر جلدی جلدی سکول جانے کے لئے تیار ہونے لگا سکول پہنچ کر اُس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ رات کو اُس نے ایک عجیب سا خواب دیکھا اُس نے خواب میں دیکھا کہ بندوق اور قلم میں بحث و تکرار ہو رہی تھی اور آخر کار قلم کو فتح ہوئی سب دوستوں نے پوچھا! اچھا وہ خواب کیا تھا تو عباس نے قلم اور بندوق کے متعلق اپنا خواب سناتے ہوئے کہا:

قلم اور بندوق دونوں پڑوسی تھے تکرار کی وجہ یہ تھی کہ قلم نے بندوق کو بُرے کاموں سے ہمیشہ روکا تھا ایک مرتبہ قلم کو اہلِ علم کی محفل میں شرکت کرنے کے لیے بیرونِ ملک جانا پڑا طویل قیام کی وجہ سے جب واپس لوٹا تو ملک کا عجیب حال تھا ہر طرف افراتفری کا عالم تھا سب لوگ بندوق کے بُرے دوستوں (بم، پستول، خنجر وغیرہ) کی شیطانیوں سے تنگ تھے۔لوگ گھروں میں قید اور دھماکوں کی خبروں سے کہرام مچا ہوا تھا۔ قلم وطنِ عزیز کی اس حالت پر انتہائی دکھی ہوا اُس نے بندوق کو للکارا۔ ٹھہر اے بُزدل! تجھے کچھ خدا کا خوف نہیں تو انسانیت کی قاتل، بوڑھے، عورتیں حتیٰ کہ معصوم بچوں کے اسکول بھی تیری شیطانیت سے محفوظ نہیں، آشیانے ویران کر دیے۔

بندوق نے کہا کیسی شیطانیت، کیسا خوف، کبھی ان مسائل کی وجہ بھی تلاش کی ہے۔ قلم بولا: اری او شیطان! کیا کہنا چاہتی ہو؟ ان بے گناہ لوگوں کے خون کا الزام تم ہم پر کیسے لگا سکتی ہو؟ بندوق نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا؟

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

قلم نے گرج کر کہا کہ اپنے گناہوں پر پردہ نہ ڈالو۔ بندوق نے کہا او! اچھا!

کہاں تک سنو گے کیا کیا سناؤں؟

بندوق نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ اتنے معصوم اور نادان نہ بنو۔ ہر کوئی خونخوار نظروں سے گھور رہا ہے۔ غریب جاگیر دار سے نالاں، جاگیر دار غریب پر خار کھائے بیٹھا، رنگ و نسل پر تو تو میں میں، کہیں تفرقہ بازی عروج پر ہے۔ مذہب میں اپنے اپنے راستے بنائے بیٹھا ہے۔ اللہ اور رسول کی حقیقت کو بھول بیٹھا ہے۔ چند روپوں کے لئے مفاد پرست بن گیا۔ پڑھنے پڑھانے کی درخشاں روایت نظر انداز، ذاتی مفاد کے لئے دہشت گردی کے لیے قومی اور اجتماعی مفاد کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ بندوق نے کہا: تمہارے کام ہنستے ہوئے میں یہ بھی بتائے دیتی ہوں کہ تمہارے مسائل اتنے

ہیں کہ سارے مل کر سالوں بھی کوشش کرتے رہو تب بھی حل نہیں کر سکو گے۔ زیادہ تر لوگ طنز و تنقید بھرے دُھواں دار جملے بولتے ہیں اور پھر افسوس کے بعد بسکٹ چائے پی کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ قلم بولا: میں تمہیں اپنی پاک سرزمین سے نکال کر ہی دم لوں گا۔ قلم پریشانی سے اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچ میں گم ہو گیا۔ اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں اور کہنے لگا: یا اللہ! میری مدد فرما! کہ میں کیسے اس مصیبت سے اپنے وطنِ عزیز کو نجات دلاؤں اچانک اس کی نظر قریب پڑی کتاب کی اس تحریر پر پڑی:

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

قلم اپنے وطن عزیز کے لوگوں اور اس کی گلی کوچوں میں جانے اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دے گا اور وطنِ عزیز کو بندوق اور اُس کی شیطانی دوستوں کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنائے گا کیوں کہ قلم کی طاقت بندوق سے زیادہ ہے۔ یہ خواب سن کر عباس کے دوستوں نے عہد کیا کہ وہ اس جنگ میں قلم کا بھرپور ساتھ دیں گے اور اپنے وطن کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائیں گے۔